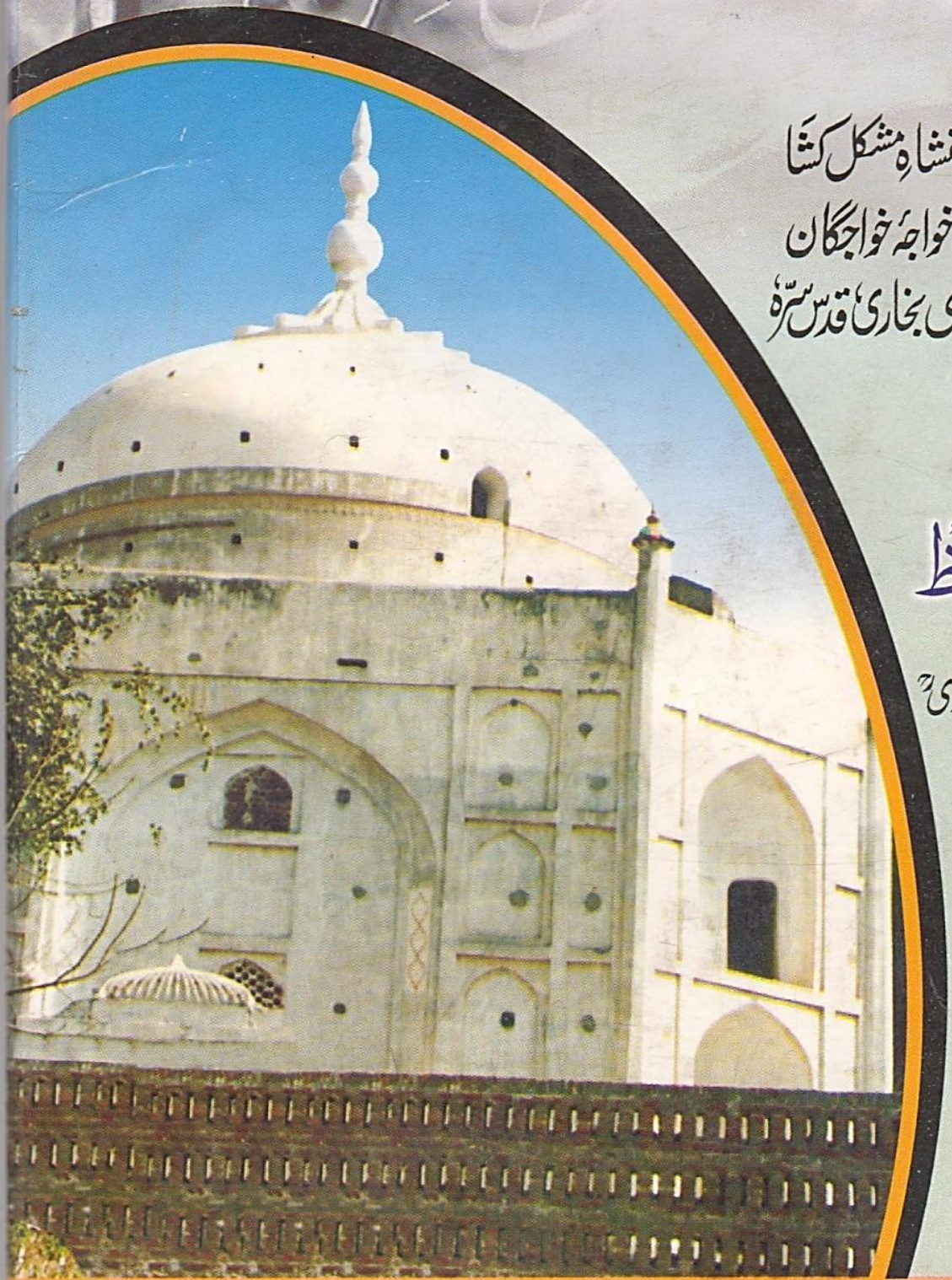
خواجہ روشن ضمیر



ارشادات و مقامات شاہنشاہِ مشکل کشا
سرتاج الاولیاء والاصفیاء خواجۂ خواجگان
سیّد محمد بہاء الدین نقشبندی بخاری قدس سرّہٗ

ترتیب و پیشکش
غلام نبی حافظ

بہ ارشاداتِ مبارک
مرشدِ پاک حضرت میر محمد عالم نقشبندی مجددیؒ

روضہ مبارک حضرت سیّد بہاء الدین مشکلکشاؒ بانی سلسلہ نقشبندیہ قصر عارفان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواجہ روشن ضمیر

اِرشادات و مقامات شاہنشاہ مشکلکشا
سرتاج الاولیاء والاصفیا خواجۂ خواجگان
سیّد محمد بہاء الدین نقشبندی بخاری قدس سرہ

ترتیب و پیشکش

غلام نبی حافظ

بہ ارشاداتِ مبارک

مرشد پاک حضرت میر محمد عالم نقشبندی مجددیؒ

تقریظ دل پذیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مُصلّیا

امابعد

سکہ دریثرب وبطحا زدند　　نوبتِ آخر بہ بخارا زدند

(حضرت جامیؒ)

وادی کشمیر میں سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کی بنیاد حضرت شہبازِ لا مکانی میر سید محمد ہمدانی رضی اللہ عنہ کے مبارک دور میں پڑ گئی جب حضرت خواجہ سیّد بدر ہلال نقشبندی علیہ الرحمتہ (جو بالواسطہ خلیفۂ حضرت نقشبند مشکلکشاؒ تھے) واردِ کشمیر ہوئے۔ حضرت سیّد السادات میر سیّد محمد امین اویسی منطقی بیہقی نقشبندی رحمتہ اللہ نے سلسلہ نقشبندیہ میں آپ سے خلافت پائی تھی ؎

زبدۂ دودمان ارجمندی　　میر محمد امین نقشبندی

بعد میں جن حضرات نقشبندیہ نے یہاں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا علم بلند کیا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۱. حضرت سیّد بدر ہلال نقشبندیؒ

۲. حضرت سیّد محمد منطقیؒ (چھتہ بل) خلیفہ حضرت بدر ہلال نقشبندیؒ

۳. حضرت سیّد حبیب اللہ سرخابی تبریزی نقشبندی علیہ اللہ

۴. حضرت شاہ محمد صادق سود (خلیفہ حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ)

۵. حضرت مولانا میر سید ملا عبدالرسول دہبیدی نقشبندیؒ بانی آثارِ شریف لعل بازار

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ)

نام کتاب : **خواجہ روشن ضمیر**

ترتیب وپیشکش : **غلام نبی حافظ**

حافظ منزل، محمدیہ لین-سیم آباد لنک روڈ
کنہ تار۔حضرت بل سرینگر ۱۹۰۰۰۶ء کشمیر
ٹیلیفون:2429771/2422739

تاریخ وسال اشاعت: ۳؍ربیع الاول ۱۴۲۷ھ مطابق اپریل ۲۰۰۶ء

تعداد صفحات : ۳۱۶

تعداد : ۶۰۰

کتابت وڈیزائننگ : **الفا ایسوسی ایٹس سرینگر**

ہدیہ : -/150 روپے (ایک سو پچاس روپے)

مطبوعہ : پرنٹ پلس دہلی

تقسیم کار :

الفا ایسوسی ایٹس

متو کمپلیکس (دوسری منزل) ریڈ کراس روڈ، بڈشاہ چوک، سرینگر کشمیر ۱۹۰۰۰۱

فون : 2104300, 2104986

موبائیل : 9419001375, 9419008250

کبرویہ، نقشبندیہ یا دوسرے سلاسل ہوں، ان سب کا مقصود و مطلوب اشاعت اسلام، تصفیہ قلب، تزکیہ روح اور عامتہ المسلمین کو قرب الٰہی کی رہنمائی کرنا ہے۔ ان سلسلوں کا چشمہ فیض ہمیشہ سے جاری رہا ہے۔ ان کے فیوض و برکات سے تا ابد ملت اسلامیہ اور عامتہ الناس مستفید ہوتے رہیں گے۔ اسلام کے ان مختلف سلاسل کے بانیوں، ان کے خلفاء اور دیگر علمائے حق نے بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح تبلیغ دین و اشاعت اسلام کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دیا ہے۔

دُنیائے اسلام اور عامتہ الناس کی یہ کتنی بڑی سعادت اور خوش قسمتی ہے کہ آٹھویں صدی ہجری کی ابتداء ہی تھی کہ قدرت نے لوگوں کی ہدایت کیلئے ایک عظیم المرتبت رُوحانی بزرگ اور علم و عرفان کا آفتاب، پیر روشن ضمیر خواجہ بخارا ابو محمد حضرت سیّد بہاء الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کو ازبکستان کے معروف شہر ارض بخارا میں قصر ہندوان سے ۳ر محرم الحرام بوقت صبح صادق ۷۱۹ھ مطابق ۱۳۱۷ء کو طلوع کیا۔ اور قصر ہندوان، قصر عارفان کے مقدس نام میں تبدیل ہو گیا ہے۔

تذکرۂ ہذا برصغیر ہندو پاک کیا بلکہ دنیائے اسلام کے ایسی عظیم المرتبت روحانی و علمی شخصیت کے حالات زندگی پر مشتمل ہے جو اعلیٰ درجے کے صوفی تھے اور جن کا نسبی تعلق خاندان ذی شان سادات حسینیؓ سے تھا جو ۲۳ر پشتوں سے امیر المومنین، باب العلم، مولود کعبہ شاہِ ولایت حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہٗ سے ملتا ہے اور والدۂ مکرمہ کا سلسلہ نسب خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ کی روحانی فیض جاریہ کی انتہا صدیقیت ہے اور یہ چشمہ فیض بواسطہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق اکبرؓ سے رواں دواں ہے جو نبوت کے درجہ کے بعد کا ہے۔ مگر نبوت کے قریب ترین ہے۔ اس لئے کہ نبوت اور صدیقیت کی راہ میں اور کوئی منزل روحانیت حائل نہیں ہے جیسا کہ اولئک الّذین انعم اللّٰہ علیھم من النّبیین وَ الصّدّیقین وَ الشھداء والّصالِحین اس پر نص قاطع شاہد عدل ہے۔

بانی سلسلہ نقشبندیہ سے متعلق آپ کے ورود مسعود سے قبل ہی آپ کی آمد کے بارے میں دنیائے اسلام اور تصوف کے بلند ترین روحانی بزرگوں نے بشارت سنائی تھی۔ چنانچہ سید الاولیاء غوث الاعظم پیر لاثانی غوث صمدانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے تقریباً پونے دو سو سال آپ کے آنے سے قبل عالم کو نوید سنائی تھی کہ شہر بخارا میں ایک قلندر محمدی المشرب تولد ہوگا۔ جن کا نام سید بہاء الدین نقشبند ہوگا اور وہ میرے خاص روحانی نعمت اور فیضان سے مالا مال ہوگا۔ چنانچہ بعد میں ایسا عمل میں آیا (صحیفہ اسرار و معارف)

اِسی سے ملتی جلتی ایک اور روایت یہ بھی ہے کہ جو شیخ محمد عبداللہ بلخیؒ کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواجگی مست اور انہوں نے اپنے مشائخ کرام سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت غوث پاکؒ بہت سارے حضرات کے ساتھ اپنے مدرسہ کی چھت پر تشریف فرما ہوئے اور شہر بخاریٰ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس طرف مجھے اولیاء کی خوشبو آتی ہے۔ دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آپؒ نے فرمایا کہ اس جانب مجھے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک آتی ہے۔

اس کے بعد پیر لاثانیؒ نے اپنی حیات ظاہری کے آخری بارہ برسوں تک شہر بخارا کی طرف اپنی پشت مبارک نہیں کی۔ (بحوالہ فوارق الاحباب فی معرفۃ ماالاقصاب)

سبحان اللہ کتنا عظیم رتبہ پایا ہے خواجہ بزرگؒ نے کہ سینکڑوں برس قبل حضرت غوث پاکؒ نے آپکی ولادت باسعادت کی خوشخبری سنائی۔

حضرت خواجہ محمد ترمذیؒ، حضرت مولانا جلال الدین خالدیؒ، حضرت بابا سماسیؒ نے یہ روحانی پیغام سنایا کہ قصر عارفان میں امام طریقت پیدا ہوگا۔

حضرت آدم بنوریؒ سلسلہ نقشبندیہ سے متعلق رقمطراز ہیں کہ حضرت شاہ نقشبند صاحبؒ نے فرمایا: وجدتُ طریقاً اقرب الطّرق الی اللّٰہ سبحانہ یعنی میں نے طریقہ نقشبندیہ کو قرب خدا حاصل کرنے میں نزدیک ترین راستہ پایا۔ اور یہ

بھی فرمایا کہ طریقہ نقشبندیہ میں مشقت کم اور کامیابی بہت زیادہ ہے (نکاۃ الاسرار)

حضرت شیخ شرف الدین زگیریؒ خلیفہ حضرت شیخ عبد السلام نقشبندی مجددیؒ کو جواری لکھتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظمؒ مجھ پر جلوہ گر ہوئے تو اس فقیر سے فرمایا کہ قرب الٰہی حاصل کرنے میں طریقہ نقشبندیہ کے مانند کوئی طریقہ نہیں ہے) (حجۃ الشرف)

خواجہ روشن ضمیر حضرت نقشبند صاحبؒ شریعت اور طریقت کے مرج البحرین تھے۔ اور پابند شرع پیر طریقت تھے۔ آپ نے کفر و شرک، بدعات و گمراہی کے خلاف زبردست جہاد کیا۔ اور احیائے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم کارنامے انجام دیئے۔ آپ تعمیر اخلاق اور تعمیر انسانیت کے بڑے داعی اور علمبردار تھے۔ آپ نے ایک صالح انقلاب اور پاکیزہ معاشرہ قائم کیا۔ جس کے اثرات دور و نزدیک تک محسوس کئے گئے۔ حضرت ممدوح کا پیغام مشرق و مغرب تک پہنچ گیا اور پھر راہِ حق کے متلاشی اور روحانیت کے پیاسے قافلوں کے قافلے ارض بخاریٰ کا رُخ کرنے لگے۔

اس میں شک نہیں کہ آٹھویں صدی ہجری ایک پرآشوب، نازک اور اتبر سیاسی دور تھا۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت امت مسلمہ کے انحطاط، اقتصادی، علمی اور دینی کمزوریاں عروج پر تھیں تو کس طرح ان بدلتے اور بگڑتے ہوئے حالات کا مقابلہ حضرت ممدوح نے کیا اور مسلمانوں کو وہ اسباب و علل بتائے جس سے وہ خلاف شرع اور خاص کر خلاف سنت امور ترک کرنے پر آمادہ ہوئے۔ آپ نے ان حالات پر مجتہدانہ تنقید کی اور پھر لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی۔ آپ نے شریعت و طریقت کی سینکڑوں تربیت گاہیں متعدد مرکزی مقامات پر قائم کیں صرف بخاریٰ میں ہی ایک شاندار مدرسہ قائم کیا جہاں سینکڑوں تشنہ گان فیضان علم و عرفان سے فارغ ہو کر نکلتے تھے۔ آپ کے حلقہ درس میں بیک وقت تین سو سے زائد طلباء ہوتے تھے۔ ان تربیت یافتہ اصحاب نے دنیا

کے گوشہ گوشہ میں آپ کا پیغام پہنچایا۔ اس طرح سلسلہ نقشبندیہ ایشیا کے علاوہ بہت سارے ممالک تک پہنچ گیا۔

برصغیر ہندو پاک میں یہ سلسلہ حضرت خواجہ سید باقی باللہ قدس سرہٗ اور ان کے خلیفہ خاص جناب خواجہ مجدّد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کی وساطت سے پھیلا ہے اور ان خواجگان ذی شان کی رُوحانیت اور اسلام کی گرانقدر خدمات اظہر من الشمس ہے۔

ارض کشمیر میں اس سلسلہ کی مقبولیت عام ہوگئی اور یہاں اس سلسلہ کے بڑے بڑے مشائخ اور بزرگ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اس سلسلہ عالیہ کو دور دور تک پھیلایا۔ ان بزرگوں میں حضرت خواجہ محمود نقشبندی، حضرت خواجہ معین الدین نقشبندیؒ، حضرت خواجہ عبد السلام نقشبندی مجددیؒ، حضرت شیخ شرف الدین زہگیرؒ، حضرت ملا حسین رہنماؒ وغیرہ جیسی برگزیدہ ہستیاں شامل ہیں۔

تقریظ از مولانا کاملی صاحب: زیر تبصرہ کتاب کے فاضل مترجم محترم غلام نبی حافظ صاحب طال عمرہ نے بہترین انداز میں حضرت ممدوحؒ کے علمی، اخلاقی، سماجی اور روحانی کمالات کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے پیرانِ طریقت کے کچھ حالات بھی بیان کئے اور ساتھ ہی سلسلہ نقشبندیہ کے اذکار واشغال، مراقبات، ذکر خفی اور ذکر جلی پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

فاضل مترجم حافظ صاحب کو میں اچھی طرح جانتا ہوں، وہ ایک صوفی منش، سیماب صفت جوان اور خصوصی شاگردوں میں سے ہے۔ موصوف نے مختلف وظائف اور اوراد واذکار کی اجازت کئی بزرگوں اور فقیروں سے حاصل کی ہے جن پر وہ بحسن وخوبی قائم ودائم ہے۔

دراصل یہ مفہوم ترجمہ لطیف خواجہ بخاراؒ پر لکھی دو اہم اور مستند تصنیفات حضرات القدس مولف حضرت شیخ بدر الدین سرہندیؒ خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ فاروقی سرہندیؒ اور انیس الطالبین وعدت السالکین از حضرت صلاح

بن محمد بخاریؒ کی ہے۔ یہ کتاب ارض بخاریٰ میں ہی تصنیف کی گئی ہے اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ کی مشہور تصنیف ''نفحات الانس'' سے بھی کافی فائدہ اُٹھایا ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''سیرت خواجہ روشن ضمیرؒ'' انہی تالیفات کا مفہوم اُردو ترجمہ ہے ان مولفات کے حصول کیلئے مترجم موصوف کو کئی ممالک اور کئی کتب خانوں کی خاک چھاننا پڑی۔ تفصیل وہ خود ہی ابتدائیہ یا تمہید میں بیان کریں گے۔

اس محنت اور مشقت سے انداز ہوتا ہے کہ مترجم کو خواجہ روشن ضمیر حضرت نقشبندی صاحبؒ کی نسبت کتنی والہانہ عقیدت پائی جاتی ہے (فجزاہ اللہ خیر الجزاء)

یقیناً زیرِ تبصرہ کتاب حضرت ممدوحؒ کی سیرت پاک کے ماحقہ مفصل، مستند اور روح پرور حالات زندگی پر مشتمل ہے یہ اہل طریقت کیلئے سرمایۂ بصیرت اور طالبان حق کیلئے گنجینہ ہدایت ہے۔ یہ تذکرہ فرحت بخش، روح پرور خوشبو کا نادر ذخیرہ ہے جس سے قارئین فرحت و تازگی محسوس کریں گے۔ اس کی روحانی مہک نہایت دلفریب روح پرور ہے اس کے مطالعہ سے دل و دماغ کیلئے قرار بخش سکون و اطمینان میسر ہوگا۔ اس سے قبل اتنی بڑی ضخیم، مفصل اور مستند تالیف ارض کشمیر سے میری نظر سے نہیں گزری ہے۔ ''مردے از غیب برون آید و کارے کند'' کے مصداق یہ سعادت حافظ صاحب اور اس کے خاندان کے محفوظ اور مقدر بن چکی تھی۔ البتہ کتاب میں مختلف عنوانات کا نہ ہونا بری طرح کھٹکتا ہے۔ یہ کمی مترجم موصوف کی نہیں ہے بلکہ اصل تالیفات بھی بلا عنوان ہی ہیں اور فاضل مترجم نے بھی ترجمہ کرتے وقت ان کو اسی طرح چھوڑا ہے۔

خواجہ روشن ضمیر حضرت نقشبند صاحبؒ ایک قادر الکلام اور عظیم صوفی شاعر بھی تھے۔ آپ کا کلام قدسی ہزار ہا وعظ و تذکیر سے افضل ہے۔ اس میں بجلی کی سی تاثیر ہے جس سے روح میں تازگی اور قلب و ذہن میں عجیب حلاوت اور جسم میں حرارت اور نئی قوت پیدا ہوتی ہے اور یہ کلام سامعین اور قارئین کے ظاہر و باطن پر حاوی ہوتا ہے۔

آپ کا کلام زیادہ تر رباعیات پر مشتمل ہے۔ ان میں انکساری، ندامت، نجیب و غریب حلاوت و مغفرت کی تڑپ بھڑک اٹھتی ہے۔ ان رباعیات میں فصاحت و بلاغت اور ندامت کی جان بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ ان الٰہی نغمات کے پڑھنے سے دل میں بیکران جذبات موجزن ہوتے ہیں اور بارگاہِ رب العزت سے مغفرت و رحمت کی امید اور لازوال فرحت اور مسرت پیدا ہوتی ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں محترم مترجم نے خواجہ بزرگؒ کی ایک سو تین رباعیات مع ترجمہ درج کی ہیں۔ موصوف نے یہ رباعیات مجموعہ رباعیات، خواجہ بخاریؒ سے اخذ کی ہیں اور ان رباعیات کے جامع اور مترجم مفتی مولانا کفیل رحمان نشاط عثمانی ہیں اور یہ مجموعہ عظیم بک ڈپو یوپی نے نومبر ۱۹۸۲ء میں کتابی صورت میں شائع کیا ہے اور ان کی ترتیب محترم سید محمد امین نقشبندی کی دی ہوئی ہے۔ البتہ موجودہ رباعیات خواجہ بزرگؒ سے محققین کے نزدیک ابھی تحقیق طلب ہیں کہ ان میں خواجہ نقشبند صاحبؒ کی رباعیات حضرت خواجہ سیّد باقی باللہؒ، خواجہ حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ، حضرت مولانا جامیؒ اور دیگر خواجگان عالیشان کی کتنی رباعیات خلط ملط ہو چکی ہیں اور جب تک ان کا اصل مسودۂ کلام سامنے نہ ہو تو اس وقت تک ان کو الگ الگ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ امید ہے کہ مستقبل میں کوئی صاحب علم و ہمت اور محقق اِس اہم کام کی طرف ضرور توجہ دے گا کیونکہ رباعیات خواجہ بخاریؒ ایک انمول خزانہ اور روحانیت کا لافانی تحفہ ہے۔

بہر حال تذکرہ خواجہ روشن ضمیر حضرت خواجہ نقشبندؒ میں مترجم کی طرف سے کچھ کمی بیشی بھی رہ گئی ہو لیکن جرح و تعدیل کے بجائے ہم سب کو فاضل مترجم کا شکر گزار رہنا چاہئے اور ان کی حوصلہ افزائی کریں کیونکہ بزرگانِ دین کے تذکرے اور سیرت کے واقعات بہترین رہنما ہیں۔

حضرت نقشبند صاحبؒ کا وصال ربانی ۳؍ربیع الاوّل ۷۹۱ھ مطابق ۱۳۸۸ء میں ۷۲ سال کی عمر میں ہوا اور جب وصال کا وقت قریب آیا تو اپنے ہاتھوں

کو بارگاہِ ربّ جلیل کے سامنے دراز کر دیا اور اپنے جملہ پیروان اور وابستگان کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی اور اختتام دعا پر ہاتھوں کو اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرا تو روح انور نے پرواز کی۔

آپ نے اس بات کی وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ میں کلمہ شہادت اور کلامِ الٰہی کی تلاوت نہ کی جائے۔ ممکن ہے کہ پڑھنے میں بے ادبی ہو جائے۔ البتہ یہ رباعی بلند آواز میں خوش لحن کے ساتھ پڑھی جائے ؎

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو　　شیئاً لِلّٰہ از جمالِ روئے تو
دست بکشا جانب زنبیلِ ما　　آفرین بر دست و بر بازوئے تو

اور جب خواجہ نقشبند صاحبؒ کو دفن کیا گیا تو آپ کے چہرۂ مبارک کی جانب ایک پُرنور دریچہ کھولا گیا اور حوریں اندر آنے شروع ہو گئیں اور انہوں نے عرض کیا کہ ہم آپ کی ملکیت ہیں اور جب سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا ہے تو آپ کی خدمت کے چشم براہ تھیں تو خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہوا ہے کہ جب تک میں آپ کے دیدار سے مشرف نہ ہوں گا اور وہ سب جو میرے ساتھ وابستہ ہیں اور مجھ سے انہوں نے کلمہ خفی سنا ہے اور اس پر عمل کیا ہوا ہے۔ بخشوا نہ دوں گا (بحوالہ خواجہ روشن ضمیرؒ زیر تبصرہ کتاب)

کتاب میں حضرت خواجہ بزرگؒ کے روحانی کمالات، کشف و کرامات کی بھرپور تفصیل درج ہے اور کمال عقیدت اور پورے تحقیق و مطالعہ سے پیش کئے گئے ہیں۔

محترم غلام نبی حافظ صاحب طال عمرہٗ نے خواجہ بزرگؒ کے حالاتِ زندگی پر ایک مستند تذکرہ خواجہ روشن ضمیرؒ لکھ کر تاریخ کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ یقیناً یہ ہمارے تاریخی لٹریچر میں ایک اہم مقام حاصل کرے گا اور مترجم موصوف کی یہ خدمت رب العزت کی بارگاہ میں قبول ہوگی۔ آخرت میں دعائے مغفرت کا سامان اور اس دنیا میں باعث نجات اور کامیابی ثابت ہوگا اور ساتھ ہی دربار خواجہ نقشبند

صاحبؒ اور دیگر خواجگان ذی شان میں شرف قبولیت حاصل کرے گا اور راقم پُر معاصی کو بھی اسکے ذریعہ آپ کی شفاعت اور روحانی فیض ملنے کی امید راسخ ہے۔

احقر العباد

خاکپائے اولیاءؒ

سید غلام احمد کاملی

صدر جمعیت تبلیغ الاسلام جموں وکشمیر

ومدیر اعلیٰ

ماہنامہ تبلیغ الاسلام سرینگر

کاملی منزل سرینگر

محلہ مرزا کامل صاحبؒ

ڈول سرینگر

w/o date

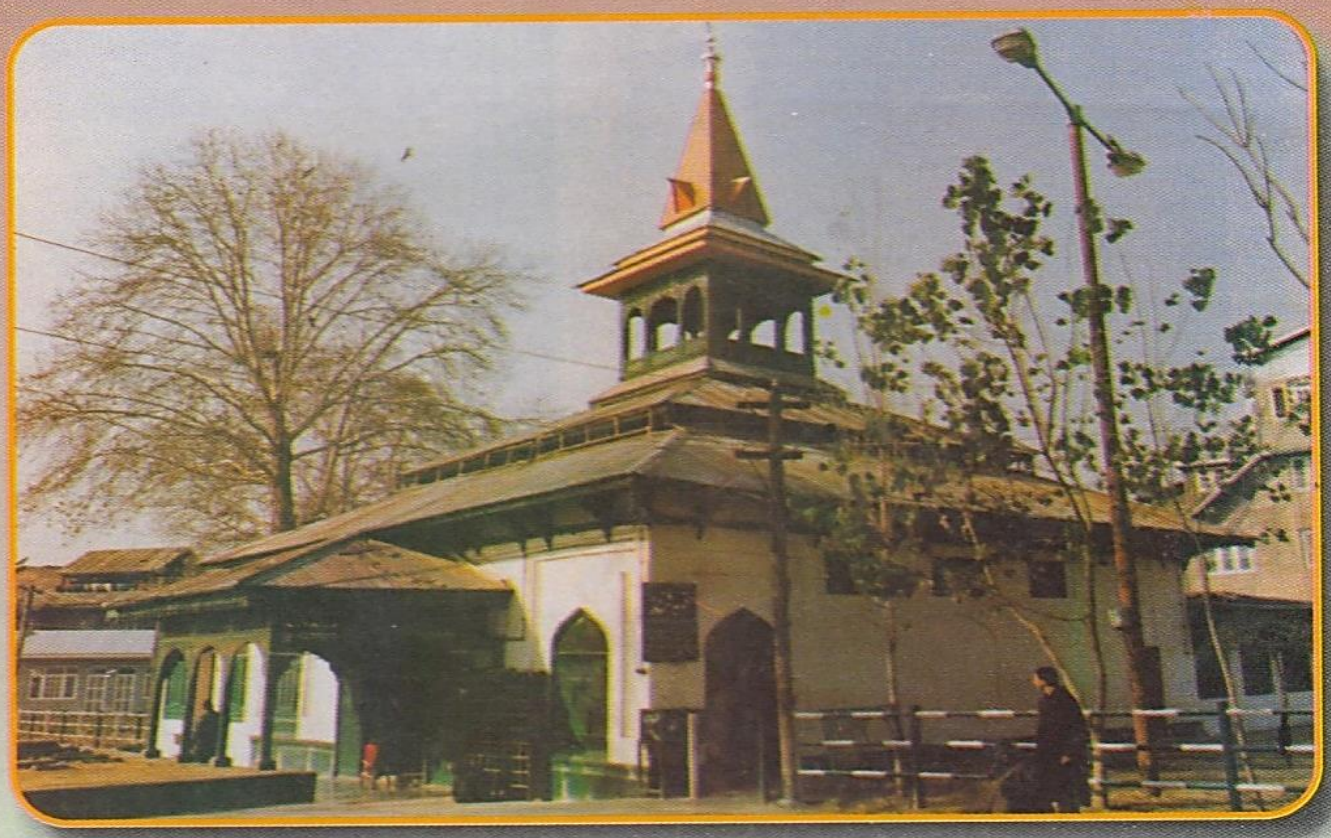
تمہید

ہمارے آقا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہدایت کی شمع روشن فرما کر پورے عالم کو منور فرمایا۔ مشرق سے لیکر مغرب تک اور شمال سے لیکر جنوب تک کوئی ایسا کونہ نہیں ہے جہاں اسلام کی روشنی نہ پہنچی ہو۔ آپ ختم المرسلین ہیں آپ کے بعد جو کوئی دعویٰ پیغمبری کرے گا وہ کذاب ہوگا۔ حضور اس دنیا سے تشریف لے گئے اور دعوت تبلیغ کا کام اپنی امت کے ذمہ سونپ دیا۔ چنانچہ حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسکے بعد تابعین پھر تبع تابعین پھر ان کی اتباع میں محدثین ومفسرین، اولیاء کاملین، حاملین شریعت دین متین نے اسی ذمہ داری کو کما حقہ نبھا کر اس دین کو پوری دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا۔

اشاعت دین کے سلسلہ میں اولیاء کرام کا ایک خاص رول ہے۔ یہ حضرات ہمارے آقاء ومولیٰ حضور کے سچے وارث ہیں۔ انہوں نے اپنے علم وعمل اور روحانی قوت سے اس دین متین کی خدمت کی اس کی مثال خیر القروی ہی میں ملتی ہے اولیائے کرام سے محبت اور ان کے طریقوں کو اپنی زندگی میں اپنانا نہ صرف انسان کی اُخروی کامیابی کا ضامن ہے بلکہ یہ مومن کا جزو ایمانی ہے زبان رسالت سے یہ اعلان ہوا کہ من اذی لی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب جس نے میرے کسی ولی کو تکلیف پہنچائی میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے تو اس کے ساتھ محبت رکھنے اور اس کے طریقے کو زندگی میں اپنانے سے اسے کتنی خوشی ہوگی۔

دراصل ان حضرات اولیاء کا اوڑھنا بچھونا احکام الٰہی کی تعمیل اور سنت نبویؐ کی تعمیل تھی۔ جس سے اللہ کے یہاں ان کو یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ مجھ جیسے حقیر کو اولیاء اللہ کی نسبت خاص کر سید الاولیاء پیشوائے سلسلہ نقشبندیہ حضرت خواجہ

بہاء الدین نقشبند بخاری کے نام سے تو میں واقف بھی نہ تھا۔ جب میرا بیعتی تعلق مرحوم مولانا حضرت میر محمد عالم نقشبندی مُجدّدیؒ (آلائی ثم) گوٹلی باغ وائیل گاندربل کشمیر سے ہوا۔ تو مجھے وقتاً فوقتاً اس سلسلہ کے بزرگوں کے بارے میں جانکاری حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوتی رہی۔ بالخصوص اس سلسلہ مبارک کے بانی حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ کے متعلق جب ایک روز میں نے کچھ فرمانے کی پیشکش کی تو انہوں نے مجھے چند الفاظ میں اس طرح جواب دیا کہ جو میرے جگر میں تیر و نشتر کا کام کر گئے۔ میں نے وہیں طے کیا کہ میں ان کے متعلق پوری جانکاری حاصل کر کے ہی دم لوں گا۔ چنانچہ میں نے آپ کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنے کیلئے کئی سفر کئے اور لائبریریوں میں جا کر مواد تلاش کر کے جمع کرتا رہا حتیٰ کہ مجھے زیارت حرمین شریفین کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو اس تلاش و جستجو نے مجھے سرزمین عراق کا سفر کرایا اور وہاں جا کر حضرت پیر پیران شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ کی زیارت گاہ پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہاں کے بزرگوں اور علماء سے بھی میں نے اس سلسلہ میں جانکاری حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کوئی خاطر خواہ کامیابی نہ ملی۔ ہندوستان کے سفر کے دوران ہندوستان کی ایک قدیم لائبریری خدا بخش لائبریری پٹنہ بہار میں ایک قدیم فارسی قلمی نسخہ ''انیس الطالبین وعدت السالکین'' کے نام سے نظر سے گزرا جس میں میرے مطلب کا مواد میسر ہوسکتا تھا۔ لیکن لائبریری کے منتظمین نے اس کی مائیکرو فلم دینے سے انکار کیا حقیر کو اسکی تلاش و تڑپ ابھی بھی باقی ہی تھی۔ کہ اچانک مجھے پاکستان جانے کا اتفاق ہوا وہاں پر بھی اکثر بڑی بڑی لائبریریوں کو چھان مارا اور علماء و مشائخ سے دریافت کرتا رہا لیکن کوئی کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ پھر اللہ رب العزت کی دست گیری شامل حال ہوئی۔ معلوم ہوا کہ کوٹلی آزاد کشمیر میں ایک صاحب نسبت بزرگ جناب پیر محمد صادق صاحب بقید حیات ہیں۔ میں ان سے اس سلسلہ میں ملاقات کی غرض سے کوٹلی آزاد کشمیر روانہ ہوگیا۔ میرے جانے سے



Sole Distributor :

ALFA ASSOCIATES®

IInd Floor, Matto Complex, Red Cross Road, Budshah Chowk, Srinagar, Kashmir-190001

Ph: 2104300, 2104986 Cell.: 9419001375, 9419008250